REGISTERED NO. A.700



شاد المطابع پریس لکھنؤ کٹہرا اشرف بیگ بااہتمام حکیم محمد ممتاز حسین مالک و ایڈیٹر چھپ کر شائع ہوا
قیمت فی پرچہ ۲

مینیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) طالب علمان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل بصورت سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی للعہ سالانہ قیمت لیجائے گی یہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ ڈاک کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازوں کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اُسکی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو ملے اُس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہوں۔ اور دوسرے پرچے میں آپکے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہذا یہ بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائیں اگر اس پرچے کے مضامین آپکے مفید مطلب و مذاق کے موافق معلوم ہوں تو پہلے ہفتہ کے اندر تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہیں۔ ورنہ انجیر خشک البلاسست۔ ہندوستان بھر میں ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو اُنھیں لازم ہے کہ کچھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروائیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اُٹھائیں۔ مذہب یا ناداری یا یتیمی کا واسطہ دلانا خلاف حمیت ہے۔

(۶) یہ تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ ڈاک کے صاحب ڈاکو ہیں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گاؤ گھپ ہو جاتا ہے لیکن بیشاہدہ ہر ایک نمبر کے اشاعت کے عقب میں پانچ چار عتاب نامہ مینیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کاپی کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے دولتخانے پر نیازمند مینیجر خود نہیں پہنچ سکتا اور پرچہ کو گم ہونے کی عادت ہے بس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گمشدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہذا عمداً تساہل نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اُسکا جواب مثلاً آزردہ یا تنگ طلبی اور زبردستی نہیں کیجاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہذا تجدید خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی عریضہ کا جواب ملنا چاہیے جسکی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں مینیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے اُنکے متعلق جملہ خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے۔

(۹) جو مضامین، اودھ پنچ کی صلح کل پالیسی کے مطابق نہونگے وہ شایع نہونگے اور اُنکی واپسی پر بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی رُخ پر لکھے جائیں۔ مذہبی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص اُن میں نہو۔ فقط

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں اُنھیں خطوط و منی آرڈر میں نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ اُن کے نام کی چٹھی پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ

جلد ۱۳ نمبر ۱۸

مضامین

مئی ۱۹۲۸ء

حشمت الفاظ کی چہل پہل

لیجئے مخمس از معنی معطل

مولانا ... تسلیم۔

مخمس ذیل رسالہ خدمت عالی کرتا ہوں۔ زبان اُردو کو اندازِ تصور زمانے اور ایک اعرابی کے ہاتھ میں ... کی ... ہو کیسے اور پھر ... بیہودہ خطوط ہے کیا معنی کہ شاعر بے دل ہے ... وہ ... والی طبع سے جوہر دکھاتے ہیں کہ آپ کا بے ساختہ ... جن لوگوں نے شاعری کو صرف شوکت الفاظ پر ہی سمجھ رکھا ہے ... یہ مخمس ایک قسمت خیز ترتیب سے کم ... بس دل ہی دل میں سمجھے جاتے ہیں کیا مجال کہ مفہوم ذرا کچھ ہماری زبان سے ادا کر ہو جائے۔ یہ ہے حشمت تخیل اور یہ ہے معصوم نگاری۔ زیادہ دیباچہ کی ضرورت نہیں ہے ناظرین سمجھ دار ہیں خود سمجھ جائیں گے۔ وھو ھذا

ہائے کشور اقلیم دل حباب ثبات ... خیر کیف وہم و گماں ... مستغرق
نقیب فطرت عالم گمان ذوق حیات ... کرم نمائے تجلی جنون اہل حیات
برائے ذرہ گی عشق ... ملتفت

... ستم جیش جاوداں ہوں میں ... قضا و جرم کرم عمر کا رواں ہوں میں
تبسم قلم عیسیٰ زماں ہوں میں ... لاالہ مرم ... و دوستاں ہوں میں
فریب ہوش خودی ... ہے میری ذات

حوادثات جنوں ... بے نقاب ہوئے ... تعینات ... نازو انتخاب ہوئے
تحیرات سکوں ... اضطراب ہوئے ... مقصدات ... اضطراب ہوئے
بیک نگاہ و کرم ... خیال جہات

ہوائے صبح ازل جوش بے مجال چلی ... نگاہ ... کہیں ... کہاں چلی؟
خزائے ... ہماری ... چلی ... تماشہ ... شوق ... چال چلی
کہ ہو گئے ہم اسیر ترقی جذبات

سپیج جان ... کے ... نہ کہا ... ہیچ جو ... انفعال ... نہ کہا
خراب شوق ... ساغر ... نہ کہا ... ہوائے ... جیب ... نہ کہا
کہ نصیب ... کہیں ... یہ بات

تجاہل ستم ... کیا کہیے ... تغافل ... کیا کہیے

تصور برق ... آشیانہ کیا کہیے ... تصور شوق ... زمانہ کیا کہیے
کیا ہے عشق کا عالم ... اوقات

ہلاک شیشہ زندگی ہوا ہوں میں ... کہ ... خندہ دل ... ہوا ہوں میں
نیاز وصل ... روشنی ہوا ہوں میں ... نیاز ... بیخودی ہوا ہوں میں
... سرِ بام ... اشارات

... بھی نہ سہی ... دل آئینہ ... بھی نہ سہی
... تمنائے ... بھی نہ سہی ... ووائے ... بہار بھی نہ سہی
خراش آرزو ... برسات

ہوا ہوں ... حسن ... تابی ... بنا ہوں ... خرابی
کلام میرا ہے ... اضطرابی ... و شام ... صبح ... سیمابی
میں ایک شاعر ... ہوں ...

الراقم .... بیخ ... غزالی ... ! ...

بوا نصیبن بنام بے نقاب بیگم

اے بی اچھال چھکا شوخ شلیتا ... بیگم! میری ... پڑے زمانے کی آدمی ... کبھی گھر سے باہر قدم نہیں ... دیکھ کے میرے ہوش اُڑ گئے ہیں کہ ... ایسا مزاج ہوا کہ جوان جہان ... گلیوں میں خاک چھانتی پھرتی ہیں اور ... مردوں کی غیرت دیکھو کہ ... حمایت پر آمادہ ہیں۔ خیر ... کا ہر ایک ... مگر غضب ... ساری دنیا ... بات ... چار ... مردوں کے ... میں ... ماری پھریں۔ خیر ... کسی کی ... نہیں ... اور ... کون؟ ... کرتی ہو۔ ... مردوں نے ... عورتوں نے کیا ... تم نے اپنے مضمون میں ... پردہ اسلام کے خلاف ہے اور اسلام سے پہلے عورتیں پردہ کرتی تھیں ... قرآن ... کی داڑھی میں ... اس ... کی ... مسلمانوں اور ایمان ... کر دیا گیا۔ عورتوں سے ... مردوں ... کو حکم دیا ... آنکھ ... بات ... ہے کہ پھر اس ... پردے کا حکم کہاں ... جواب ... ہوں کہ یہ ...

ورنہ کام سخت ہے تمام راہ چلتے اور ادھر اُدھر
پہلو بدلیں گھر سے اسی طرح نکلیں کہ [illegible]
[illegible] جہاں عورتیں جب دیکھنے
جانے لگے … تو ایک سادگی کی نظر [illegible]
پڑے گی۔ پھر بری نیت والوں کے گندے نظر کے
ساتھ ساتھ رہتا ہے اور نگاہ کو ایک چوری کی [illegible]
اُدھر [illegible] ہو گیا [illegible] کسی کی یاد اس
کی [illegible] چہرے [illegible] اور حضرت [illegible]
[illegible] کا ایک شعر ہے

زلفیں [illegible] بکھری ہوئی چہرے پہ [illegible]
جس طرح ایک کھلونے پہ [illegible]

[illegible] ہوتے ہیں زیر دست [illegible]
ہوتی ہیں [illegible] کی [illegible]
اور عورت ذات کی کمزوری سے طرح طرح کے
فساد اٹھ کھڑے ہوتے [illegible] علاوہ عورتوں کو
بچے پالنے اور گھر کے کام کاج میں لگے رہنے کے
باعث زیادہ حاجت گھر سے باہر قدم نکالنے کی نہیں
[illegible] عورت کا [illegible] مرد پر
فرض ہے مرد کا [illegible] عورت پر واجب نہیں
کمانے کیا [illegible] تو پھر وہ بیچارا اپنے اس فرض
کو کس طرح پورا کرے۔ اور جب یہ فرض [illegible] ادا
کرتا ہے تو [illegible] کی [illegible] جب
شریعت نے نگاہ بھر کے دیکھنے کی ممانعت کی ہے
اور [illegible] سنبھالنے کی خاطر زیادہ
گھر سے باہر نکلنے کے محتاج ہیں تو انہیں گھر سے

[illegible] کی صورت بھی [illegible] ہے اُن ہی سے کہا
گیا کہ [illegible] ہاں نہ کوئی [illegible]
دیکھے [illegible] جانے کا [illegible]
[illegible] کسی [illegible]
[illegible] کی مثال ہے۔ [illegible]
[illegible] خاوند کو تمہاری [illegible]
سے مقابلہ کرنا پڑے۔ [illegible]

[illegible] بات جو معاملہ کی تہ کا [illegible] رکھے
[illegible] کا پانی [illegible] کی
[illegible] کیا [illegible]
ایک زری سا [illegible] کی بدولت
[illegible] کی طرح پیچھے پیچھے
رہتا ہے۔ اُن میں سے کوئی [illegible]
نہیں رقیب کی گھات میں رہتا ہے اور کوئی
[illegible] کرتا ہے
[illegible] عورتوں اور مردوں کی [illegible] جائیں
اس [illegible]۔ [illegible]
[illegible] تہذیب ہے [illegible]
اس تہذیب [illegible] اس تہذیب سے [illegible]
[illegible] ہے زری یہ تہذیب ہے۔
عورتیں [illegible] مردوں کی برابری کریں مگر خدا نے
دونوں کی [illegible] جدا جدا رکھی ہیں صورت شکل
جدا ہے [illegible] جدا ہے طبیعت
کا انداز جدا ہے [illegible] جدا ہیں خاصیتیں
جدا ہیں۔

[illegible] تو [illegible] آج [illegible] گیا اب
[illegible]
[illegible] ہیں ایک [illegible] میں [illegible]
[illegible] کھیلی
ہیں [illegible] تمام خیال ہے [illegible]
[illegible]
کیا ہوا [illegible] بہت [illegible]
[illegible] عورتوں کی [illegible]
شادی سے [illegible]
[illegible] کی گت بنائی [illegible]
کی [illegible] کی [illegible]
[illegible] جنہیں [illegible] سے [illegible]
[illegible] سپاہیوں سے [illegible]
[illegible]۔ وہ [illegible] جیل [illegible] کیا
جاتا ہے [illegible] عورت ذات
کی خاصیت [illegible]

نوٹ قابل ادراخت

سمن واسطے قرار داد امور تنقیح طلب

(آرڈر ۵ - قاعدہ ۱ و ۵)

اجلاس سید اعجاز حسن صاحب بہادر [illegible]
مقدمہ [illegible]
عدالت [illegible] ضلع [illegible]
[illegible] سنگھ [illegible]
بنام
[illegible] سنگھ وغیرہ

[illegible]

[illegible] حسب ضابطہ داخل دفتر [illegible]

دستخط حاکم [illegible]

مہر عدالت

نایاب اور بیش بہا تحفہ

جناب [illegible]
[illegible]

[illegible]

حکیم سید [illegible] نواب [illegible]

پچاس روپیہ نقد انعام

[illegible]

فہرست مفت [illegible]

جیبوری آل انڈیا [illegible] ہاؤس
[illegible] نمبر ۱۵ [illegible]

چنا پکڑ کر جانے میں جا بٹھایا۔ کوئی مرد اس قدر
جلد [illegible] سکتا ہے۔ گھڑی بیٹ پر آ جانے سے پہلے بھی
مرتا مگر انھیں [illegible] ساتھی ہونا پڑا اس سبب
میں ساری دُنیا کی عورتیں بکتی ہیں پھر وہ کیا خود
لے کے مردوں کی برابری کر سکتی ہیں [illegible]
کہ [illegible] کا ناواقف سا ہے اور سوال ہے کہ
ایسی عورت ذات مرد کا مقابلہ کس طرح کر سکتی
ہے ؟ اسواا سکے مرد بوڑھا بھی جوان ہوتا ہے مگر
میں بوڑھا ہو جاتا ہے عورت جلدی پھکتی ہے اور
جلدی بوڑھی ہوتی ہے پچاس برس [illegible]
بڑھاپے کو میں اپنا ساتھ دینے کے [illegible]
[illegible] اٹھانا پڑتا ہے۔ اسی برس کے بن
بڑے بچے کے بچے سے [illegible] ہو جاتا ہے۔ یہ بھی
ایک فرق ہے۔ تمہاری کانفرنسوں کے ریزولیوشن
[illegible] نہیں [illegible] خود [illegible] نے یہ [illegible]
کی چاہت میں بہت زور لگایا کہ [illegible] کے
ہو جائیں [illegible]
یہ [illegible] ہے مگر [illegible] کے [illegible]

حسب [illegible] قاعدہ [illegible]

نوٹس نسبت دکھانے وجہ کے [illegible]

جناب سید حسن [illegible] صاحب بہادر [illegible]
بعدالت جناب [illegible] صاحب بہادر [illegible] مقام [illegible]
مقدمہ نمبر [illegible]

حاضر [illegible] [illegible] سائل

بنام

[illegible]
بنام [illegible] ساکن [illegible]
[illegible] کا [illegible]
[illegible] سائل نے درخواست اس عدالت میں
گزرانی ہے کہ ڈگری [illegible] کی جاوے۔
[illegible] سو کہ [illegible]
[illegible] مقدمہ [illegible] وقت [illegible]
[illegible] اس عدالت میں حاضر ہو کر [illegible]
کے خلاف وجہ دکھلاؤ۔ اگر ایسا نہ کرو گے تو [illegible]
تمہاری غیر حاضری میں سماعت کی جاوے گی۔
[illegible] ماہ [illegible] میری دستخط اور مہر عدالت
سے جاری کیا گیا۔
دستخط حاکم [illegible]

[illegible]

وقت حاضری [illegible] بجے سے [illegible] بجے تک

کوئی پیدا ہوا اٹھانے جس چیز کو جس طرح پیدا کیا
ہے اسی کے مطابق سے چال چلنی لازم ہے ورنہ
جان پر [illegible] ہوگ عورتیں بھی اصل کی
بھی حکیم ہوتی ہیں عورتیں بھی یہ [illegible] ہوتی
ہیں تو تم نے بھی [illegible] [illegible] آزاد [illegible] کی
عورتیں [illegible] سے ہے [illegible] ہیں اور
مردوں کی طرح تعلیم و تربیت پاتی ہیں مگر ذری
انگلیوں پر گن کے بتاؤ کہ [illegible] عورتوں نے
کیسی نے ترقی کی ؟ - تم وہی دس پانچ نام
گناؤ گی۔ [illegible] اور [illegible]
[illegible] کا نام مردوں سے ملتے ہیں وہ چار نام آپ
یاد ہیں وہ چار تم بتاؤ گی۔ بس ابھی ساری
[illegible] سے بہن دو چار کیا دس پانچ [illegible]
عورتوں کے [illegible] ایسی [illegible] بھی نکلیں۔
[illegible] کے [illegible] میں ہو سکا دو چار کیا عورت
سے مرد بن گئیں۔ [illegible] سے [illegible] بھی ہو گئیں پھر
اس سے کیا ہوا۔ سو [illegible] نہیں ہو سکا۔
بہن آخر میں بھی تو عورت ذات ہوں کوئی
مرد نہیں [illegible] سامنے جو کوئی [illegible] تحریر کا
مردانہ عورتوں کی [illegible] ہے تو میرے بھی تمہاری
طرح تن بدن میں آگ لگ جاتی ہے اور [illegible]
سے [illegible] کہ [illegible] اور [illegible]
تمہاری ماں بھی میری طرح کی عورت تھی [illegible]

ضرورت ہے

سورج لی کمپنی کو ہم [illegible] ہر ایک ضلع میں [illegible]
ضرورت ہے [illegible] ایجنٹ [illegible] ضلع [illegible]
[illegible] ایجنٹ [illegible] ایجنسی جسکے پاس [illegible]
[illegible] کمیشن [illegible]
[illegible] کے [illegible] ہماری [illegible]
درخواست [illegible] ایجنٹ [illegible] ہر ایک ضلع [illegible]
ایک ایجنٹ مستقل [illegible] کمپنی [illegible]
مال [illegible] مفصل [illegible] کے واسطے [illegible]
[illegible] درخواست [illegible]

منیجر سورج لی کمپنی امرتسر

[illegible] ماں بھی عورت ہی تھیں [illegible]
[illegible] کی شکل اصل کیوں [illegible]
عجیب جاتا ہے مگر تمہاری [illegible]
کرتی ہوں کہ ہر طرح مرد کی بات [illegible]
جاتی ہوں بس دل قائل کرنے لگتا ہے کہ [illegible]
سو تمہارا [illegible] بھی مرد تھا۔ تو بھی [illegible] ہے
تیری ماں بھی [illegible] تیری [illegible] بھی۔
جو تم یہ بھی [illegible] مگر یہ تو بتاؤ کہ [illegible]
کی طرح [illegible] بھی آزاد ہو گئیں ایک [illegible]
[illegible] ہیں [illegible] بچے ہیں [illegible]
شوہر کی سہاگن اور [illegible]
کے حق میں کیا کانٹے [illegible] ایک شوہر
کا [illegible] سے فائدہ اٹھاتا ہے جب
شوہر کا [illegible] ہو گا تو [illegible] معصوم ایک ہی کا
ہو کے رہ جائے گا جب [illegible] میں [illegible]
نامعلوم [illegible] جائے گا [illegible] کے
واسطے تو کوئی فائدہ کی بات نہ ہوئی [illegible]
نہیں بلکہ [illegible] کی حالت میں یہ مصیبت
جلدی نازل ہو گی [illegible] میں [illegible] ہوں کہ
[illegible] کے ساتھ ہی نکاح بیاہ کے قانون پر [illegible]
آنے والی ہے نہ مہر نہ گواہ نہ [illegible]
[illegible] پر عمل۔ مرد [illegible] ہوتے ہیں
خود مطلب [illegible]۔ آج اس ڈال پر بیٹھ کر
اس ڈال پر [illegible] کا [illegible] بیٹھے
مطلب کے وقت [illegible] کے [illegible]

وہاں کفنا کر تیار۔ پھر جو گھسیں پھیپھوں لڑکیاں کے
تم کہاں کے ہم۔ بی چڑائی پر کہ سال کے بچے ایک
دفعہ پھر ایک چھٹی چیزیں باتیں بنائیں پیٹ نکالا
چلتے تھے جب حجاب اوپر سو تم ساری کرو۔
اور تم یہ جو کہو کہ قانون یہ ہوا کہ ایسی بہو کی
بہو وطن کا حق اور ایسی جورو کا نان نفقہ بیچے
تو پھر میری سمجھ اس خبر نے تمہارا
کیا بگاڑا ہے جو اسے توڑنے کی فکر میں
ہو۔ یہ کیا کہ جو چاہے مطلب کی بات
ہے بس وہی مانیے۔ بیٹھا بٹھایا عرب
کو کیا کر دیا خدا۔ آج تو ایسا بہت کم
ہوتا ہے کہ باپ اپنی اولاد سے انکار
کر جائے بے پردہ ہو جانے دوں ایک
دوستوں کے ہاتھوں کھلونا بن جانے پر
یہ انکار ہمت دار ہو جائیگا۔ قرار کرکے
کرنے کا درو ادا ہوگا۔ بی بی کے کیا
تم نے فلاں ہوا خور پر فلاں رات کے
بیچے اکیلے میں پیچ پایا تھا۔ میاں
کہیں گے جھوٹ۔ وہاں تو ہم تفریح
کے لیے گئے تھے انکا بھی ساتھ تھا۔
ڈھکا بھی ساتھ تھا۔ تم چار گھنٹے
فلاں دوست کے ساتھ غائب رہیں
میں کیا جانوں تھیٹر کے ٹھیکرے پیکر
ٹھیک ڈالی۔ اگر بی بی کا دعوے
ٹھیک ہوا اور حاکم کی سمجھ میں نہ آیا
تو بی بی اپنے حق سے محروم۔ نہیں تو
میاں بیچارے ادھر بچے طریقے
کی جو بندر کے سر خود وہ نہ بیہودہ
مفت کا روگ رہ گیا [illegible]
میاں نے دیا پڑا۔

ہیں سو وہ سلطنت مل سکتی ہیں۔ عزیز دوست
بات چیت کر سکتی ہیں۔ اور یہی ہیں کہ کوئی بڑی
بزم شمع زن کے پھیلتا ہے تو پھر وہ سب باتیں
بلکہ وہ سمجھی کہ ہم قوم عورتیں کرتی ہیں۔
تنگی ہو کے نا جو مردوں کی صحبت میں بیٹھک
خزانہ میں ننگا ناچ ننگا پہنا اور اپنی [illegible]

جیسے آج کل مردوں میں سب کی فرمائش بھی جو ٹھگا لگا
ہمیشہ شرع کو عیب دار بتاتا آسمان خیال کیا اور
اپنے زوال عیب سے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ یہ غضب
ہے خدا کا کہ گستاخی کی پردے کی بندش کو ہم پھیری
نے آزادی و روشنی سے جا ملکر جوتیاں سمجھ چھپائے
پھرتی تھیں۔ سو وہ بھی راہ جو تیری سیدھا [illegible]
پیچھے پڑی جاتی ہے۔ یہ غیرت ہی آخر ہے
یہ خبر نہیں کہ اسلام ہی تھا جس نے
مردوں اور عورتوں کے ناجائز تعلقات کی
روک تھام کی۔ تاکہ [illegible]
کر لیں بلکہ [illegible] مردوں کی
صحت [illegible] عورتوں کی [illegible]
کو چادر و پردے کا حکم دیا کہ جسے کہا اپنا
بناؤ سنگار غیروں سے پوشیدہ رکھو
مردوں سے کہا غیر عورتوں سے نگاہ بچا
رکھنا جو کہیں کی آنکھ پڑا جو سے
پیچھے سے پردہ کھینچ [illegible]
[illegible]
جاؤ گے تو دروازے کی راہ سے نیچی کرکے
نہ جھانکو۔

میری سمجھ میں یہ بھی نہیں آتا کہ
ان طریقوں سے زندگی بسر کرنی کٹھن
ہو جاتی ہے۔ ہماری زندگی یوں ہی بسر
ہوئی اور دیکھو آج تک ماں باپ اور
ساس سسروں کی آبرو لیے بیٹھے ہیں
مجھے بہت کچھ کہنا ہے مگر کیا کروں
وقت نہیں ہے خیر زندگی ہے تو پھر کبھی
جتنا جو کچھ کہنے سے رہ گیا ہے کہ زندگی
ابھی تو میں نے بہت تھوڑی سی [illegible]
لکھے ہیں۔



الف لیلہ کا ایک سین والیان ریاست اور حاجی الہ دین

[illegible] حضور یہ چراغ الہ دین ہے [illegible] پرانے چراغ سے بدل لیجیے آپ کی [illegible] غریب حاجی کے لیے۔ حاجی کی کوشش آپ کے لیے نہیں [illegible] کی گردن پر بیٹھا اور یہ تماشا ہے۔ پھر اجالا ہی اجالا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک جھگڑا ہے [illegible]
میں گھس کر [illegible] بیٹھنے سے [illegible] کوئی [illegible]
معلوم ہوتی ہے [illegible]
ہوتے ہیں۔ شریعت قرآن کی بنائی ہوئی
نہیں ہے ضرورت ہو تو عورتیں گھر سے باہر نکل سکتی

کی بغل میں بیٹھ پہلو گرما دو اپنی روشنی سے جو بن
[illegible] حسن کی خیرات بانٹو۔ عیب جب معلوم ہوگا
ہے تو کوئی نام نہیں رکھتا۔ ساری بدنامی پردہ
میں چھپی ہے۔ مگر میری سمجھ میں نہ آیا کہ شرع کا حکم
بھی یہی ہے جو ہم کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں جتنے

آج اس سلسلہ کا پہلا درس [illegible] ہمارا
کی عام کہانی اخبار کا مضمون پڑھ رہی ہے
میں نے بھی اس کی [illegible] دیکھی ہیں تو مجھی
ذری غور سے آگے باتیں [illegible] معلوم ہوتا
ہے جیسے کوئی روتا ہوا آدمی ہنسی کی نقل کرے



جان بل ۔ اچھا تم دیر سے ست جاپان نے جھاڑ دی اپنی ٹانگ
جاپان ۔ ماشاء اللہ بھائی صاحب اژدہے نے چوٹ کی
دونوں ۔ ارے بھئی تم تو اسے چلت دو۔ ہم دونوں جھنڈی کا منتر پڑھتے ہیں

یار بد بدتر بود از مار بد
ـ مقولہ ـ

جان بل ۔ [illegible]
انکل سام ۔ جیسی بیچے تم آگے بڑھو

سوال شدہ پہرہ کہ کے پاس اس کی جگہ ہی ہو
بی بی کرے اور اتنے ہی جانے خانے ہیں تو
دیکھنے والے کہیں بیوی نہیں رہی بھی ہے کتنا
کہیں نے تو بھی بات کی تھی مگر ماں نے بات
کرنی چھوڑ دی خط کا جواب نہ دیا میرے لڑکے
کا باپ بہت اچھا آدمی ہے مگر میں اسکا نام
ورنگی وہ کہتا ہے میرا نام نہ لو۔ لکھتے ہیں بہت
سے اکثر پڑھے ہیں جو اس لڑکے کا باپ
ہو تو قبول کر لیجئے ہیں جانے بچہ کی اور اپنے
ماں کر اس کی جگہ سپائی سنسنی نہیں تو اور
کیا ہے جو چالیس برس کے بعد روز بھی کرلا
کر لیتا ہے۔ باتی پالی

ر۔ق

تمہاری خیر خواہ بی بی نصیبن

اس قتل میں امتیاز مصلحت کے مجمع
دال المرزبان میں آئے نہ پاسے موافقت

سنتے تھے کہ پی ساستی کا حسن ملازمت انسان
کے علاوہ اللہ تعالیٰ کی جناب سے بھی پسندیدگی
کی سند حاصل کر لیتا تھا۔ مگر نہیں معلوم کہ اب
اسمیں کیا کمی واقع ہو گئی کہ لوگ اسے نفرت کی
نگاہ سے دیکھنے لگے۔

دنیا کی ہوا کا رخ بہت بدل رہا ہے اگر انسان
ہر دلعزیزی کا خواہاں ہو تو اسے اپنے ظاہر و
باطن میں فرق رکھنا چاہئے۔ فی الاصل یہی حکمت
عملی ہے اور یہی آج کل پالیسی ہے۔ دلی ارادے
کی ترجمانی سے زبان کو ہمیشہ تائب رہنا چاہئے
ورنہ دوالیچ کا سستا آئینہ ہاتھ سے خاطر کو
گرد کدورت سے مکدر کئے بغیر نہ رہے گا۔ اب اس
شعر کے مفہوم کو جہاں تک جلد ممکن ہو دماغ کی
کوٹھریوں سے ڈنڈا لے کر نکال دینا چاہئے کہ

راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

سنا جاتا ہے کہ عنقریب ہمارے صوبہ کی وزارت پر
انقلاب کا حملہ ہونے والا ہے اور اس کی علت غائی
یہ بیان کی جاتی ہے کہ غیر مختص وزراء نے کونسل یا
سائمن کمیشن کے متعلق بے اعتمادی کا اظہار کر دیا
تھا۔ اسی بنا پر ان سے استعفا لیا جانا ضروری ہے
اگر اس خبر کی تہ میں صداقت کا عنصر موجود ہے تو
خاتم کے ماتم میں سیل اشک بہانے کے بعد اس
مصرعہ کی اور تلخی بھی اٹھانی لازم ہے۔

راست مگو پر ترا نہ پسند دیر راست

سائمن صاحب مع اپنے رفقائے کار کے کمیشن کی
شکل میں ولایت سے یہ صدا بلند کرتے ہوئے
ہندوستان تشریف لانے تھے کہ

مان نہ مان میں تیرا مہمان

چنانچہ ہندوستان نے بھی صاف دلی سے
انکے اور ان کی پارٹی کے حق میں وہی برتاؤ کیا
جو وقت ہمارے ملک میں ناخواندہ مہمان کے
ساتھ ہوتا ہے۔

ہندو وزراء کا اتنا سا قصور تھا کہ انھوں نے
عوام کے نیابت کی حیثیت سے اہل ہند کے
حقیقی خیالات کا سچائی کے ساتھ اظہار کر دیا
اور خود کمیشن کے بائیکاٹ پر آمادہ ہو گئے۔
اگر راست گفتاری کی قدر ہوتی تو ہمارے
صوبہ کے وزراء ارباب قدرت کے نزدیک بالعزم
قابل تحسین قرار پاتے۔ مگر افسوس ہے کہ انھوں
نے پالیسی کے مکتب میں داخل ہونے کے درس
حکمت کی تکمیل نہیں کی تھی۔ ورنہ انکے ضمیر کی آواز
زبان سے مطابقت نہ کرتی اور ان کی حق گوئی
آج انکے پایۂ وزارت کو متزلزل کر کے انھیں
اس امتحان میں ناکام نہ کر دیتی۔

غالباً وزراء حال کا یہ انقلاب انگیز عمل انکے
جانشینان مابعد کے لیے سبق عبرت ثابت ہوگا
اور وہ اپنے عہدے کی قدر کرکے پالیسی کے
حدود سے متجاوز نہ ہوں گے۔ بصورت
خلاف ورزی یہی انتقالی موقع ایک دن
انھیں بھی مستعفی ہونے پر مجبور کر دے گا۔
خوش نصیبان اعزاز کو دنیا سازی سے
کام لینا ضروری ہے اور اسی حالت میں ممکن
ہے کہ دل اور زبان کے درمیان دوستی کا پیوند
حائل رہے۔ ادھر کیرکٹر کا خمیازہ موجودہ
وزراء صاحبان کو تنبیہاً اپنے آئندہ نامۂ اعمال
یہ لکھنے پر آمادہ کرتا ہے

روزگارم بکشت و نادانی
سخن نکردم خطا ز کجنیہ

ادھر راستی صاحبہ ... کہ خیانیان وزارت
سے فرما رہی ہیں کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو تم
گزشتہ وزارت کے ایمان شکن جال میں نہ
پھنسنا۔ اب دیکھیں کہ کون کس کی بات پر
عمل کرنے کو تیار ہوتا ہے اور آئندہ وزیروں
کی چال لنگڑی ہوتی ہے یا بھلی یا ذرگی یا
سرپٹ یا قدم۔

ر۔ق

خبر سنگھ خیمہ از گوری ضلع فرخ آباد

اجلاس سید ... صاحب بہادر حاکم پرگنہ ... ضلع ...
مقدمہ ... نالشی ... مرضع نمبر ... محال
نواوہ پرگنہ مسکرہ
کھیم سنگھ وغیرہ قابض
بنام
سری کشن وغیرہ قابض

اشتہار

چونکہ سر رشتہ ... گزرتا ہے کہ ... حسب ذیل ...
... ایکڑ ... روپیہ ... مالگزاری ...
کھاتہ کھیوٹ نمبر ... واقع موضع ... محال نواوہ
پرگنہ مسکرہ تحصیل ... ضلع ... کھیم سنگھ
... سری کشن ...
نواوہ ...
قابض ... سال ...
... خارج ...
حال ... کیا جاوے۔ چونکہ ...
ساعت میں ... مقرر کی گئی ہے لہٰذا یہ
اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ اگر کسی شخص کو کوئی
عذر ہو تو تاریخ مذکور پر مع ثبوت کے اجلاس ہذا
میں حاضر ہو کر پیش کرے

آج بتاریخ ... بدستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم
... انگریزی

کھانے کی مینو، سج اور سج کی بدولت مزے

دیکھیے واللہ جب بھلے دن آتے ہیں تو بات یوں بنتی ہے۔ گرما گرم خبر ہے کہ میز پر صاحب کے کھانے جمع تھے [illegible] کی خاص خوراک بھی جس پر بعض جانور غور نے لگتے ہیں ضرور ہوگی کہ اس خوراک کا ذکر [illegible] کی جائے نتیجہ یہ ہوا کہ دو [illegible] آپس میں [illegible] مہمان نے کیا خوب کہ تم کو میری سفارش ماننی پڑے گی میزبان صاحب اپنی بات پر اڑے کہ صاحب میری ذاتی مصلحت میں آپ دخل دینے والے کون؟ مہمان صاحب نے چھری کانٹا اٹھا [illegible] میزبان کی ریاست پر دست [illegible] کے [illegible] ہوئے [illegible] تم نے بنایا بھر میں [illegible] کا [illegible] واللہ [illegible] کا کرنا کیسا میزبان غریب نے تو آنکھوں میں کاجل کی سلائی بھی نہیں پھیری۔ بڑھاپے میں [illegible] کے منہ کالا ہونے کا اور کون آسان [illegible] ہے بغیر منہ کالا ہوا نہیں گر سنتے ہیں کہ دونوں میز سے بھڑکے [illegible] ہوئے اس [illegible] میں ہمارے دوست حاجی صاحب کی دل جمعی کا سامان ہو گیا۔

وہ [illegible] بیٹھے [illegible] سے آئندہ [illegible] سے جان چھڑا کے ولایت جا نکلے وہاں پہونچ کے [illegible] ریاستوں کی [illegible] میں پیوند [illegible] کا انتظام کریں گے [illegible] کلی ہے مبارک باشد [illegible] آپ کے [illegible] کا ساتھی [illegible] ہو جاتا ہے مگر تجربہ [illegible] ہے کہ ریاستیں [illegible] بے مروت اور حق فراموش ہوتی ہیں [illegible] سے [illegible] پر عمل [illegible] حاجی صاحب! [illegible] ساتھ لیتے جائیے۔ انھیں [illegible] کے خلاف ظاہر ہوئے ہیں [illegible] کا [illegible] اور [illegible] کیا [illegible]

[illegible] اپنے [illegible] کا حال بیان کیا تھا [illegible] تشخیص اوقات کی اہمیت میں [illegible] کا [illegible] جیسے [illegible] اب [illegible] پر [illegible] کرتے ہیں [illegible] ایک [illegible] کی [illegible] خواب [illegible] باتیں [illegible] تھی کہ [illegible] صاحب [illegible] آ کے سامنے حوض [illegible] اس [illegible] کا [illegible] طرح [illegible] سر [illegible] کے حوض میں [illegible] میاں [illegible] کے لیے [illegible] لائے تھے [illegible] بیٹھے [illegible] کی [illegible] پر نشانہ لگائیں دیکھیں کس کا نشانہ [illegible] سے [illegible] کی نشانہ بازی [illegible] آشنائی کی [illegible] گر [illegible] کا بھلا ہو گیا۔

[illegible]

دستر خوانی

[illegible] — حضرت اقوم [illegible] ہوتے کی [illegible] بہ نسبت [illegible] مسرت ہے کہ امیروں سے خراج [illegible] لینا بہت غنیمت ہے سال [illegible] نصیب [illegible] مہاراجہ [illegible] کا [illegible] اس [illegible] کے نام کے ابتدائی تین حرفوں کا [illegible] سے [illegible] مصلحت [illegible] نواب صاحب [illegible] نے خدا نخواستہ کبھی علوم کی خدمت نہیں کی [illegible] ایک مولوی پالے تھے انھیں بھی رخصت کر دیا قوم کی خدمت نہیں کی۔ خیرات میں قدم نہیں بڑھایا [illegible] ایک تقریب [illegible] کی [illegible] ہمارے [illegible] کے [illegible] کا [illegible] دوڑے [illegible] الفاظ کی صورت میں تو بہت مناسب ہوا۔ ہم کون اور آپ کون؟

مولانا پنچ کی نوٹ بک

"الضراط" یا "الصراط"

گرما گرم خبر ہے کہ ایک بے نقطہ پرچہ ہمارے [illegible] نکلتا ہے۔ یہاں دو گروہ ہیں ایک گروہ یہ ہے اور اس نام کو صحیح معنوں میں [illegible] سمجھتا ہے اور صاد [illegible] پڑھتا ہے۔ دوسرا [illegible] ہے وہ [illegible] سمجھ کر پڑھتا ہے اور ایسا [illegible] پڑھتا ہے کہ ہم [illegible] کا حاصل [illegible] نہیں کرتے اور [illegible] کی خوشبودار [illegible] دکھاتے اور اس کا [illegible] کے [illegible] قومی [illegible] کی [illegible] دیے جائیں۔ [illegible] ہمارا [illegible] میں [illegible] دیکھے اور چلتے ہوئے [illegible] قومی [illegible] جانے ان میں [illegible] کون ہے [illegible] لیکن اتنا ہم بھی جانتے ہیں کہ [illegible] تیار کی ہے اس میں [illegible] ضرور ہوگی [illegible] میاں [illegible] کو۔ قوم کی [illegible] بگڑی ہوئی ہے مدت ہوئی کہ [illegible] نے [illegible] کی [illegible] کے ساتھ [illegible] کر لیا ہے:

[illegible]

[illegible] الضراط [illegible] بھی [illegible] ہے اور [illegible] مرطوب بیماری بھی [illegible] ہے۔

التماس

(۱) گزشتہ ہفتہ سے خاکسار [illegible] کی [illegible] کی بدولت [illegible] کی آنکھوں سے رنگ [illegible] ہو گئی یعنی سرخ ہو گئی [illegible] [illegible] اب [illegible] ہو [illegible] ہے [illegible] کر سکتا ہے مگر [illegible] سے پیاس بجھتی نہیں۔ آنکھ [illegible] میاں پنچ کے [illegible] ایک ہفتہ [illegible] ہو گئے بیماری کا قصور معاف کیجیے تو آپ کا احسان آنکھوں پر ہوگا۔

(۲) کئی [illegible] اور [illegible] ہوئے آنکھیں اچھی ہو گئیں تو [illegible]

(۳) سلسلہ [illegible] مضامین کی [illegible] کی [illegible] دل۔ یہ بھی آنکھوں کا قصور ہے۔

(۴) [illegible] دیکھنا اور دوستوں کو [illegible] خلاف اور [illegible] کا [illegible] کر [illegible] کی خلافت [illegible] دل [illegible] گے۔

مشہور عالم دواخانہ معدن الادویہ کی تیار کردہ تیر بہدف ادویہ

طلائے مقوی جلال

[illegible]

قیمت فی بکس ۱
۳ خوراک دستے

بادام عنبری دوآتشہ خاص الخاص

[illegible]

فی بوتل پانچ روپیہ (صہ)
تین بوتل کے خریدار کو ایک گلاس مفت

طلائے مسیحی

[illegible]

قیمت فی شیشی
آٹھ روپیہ دستے

حب یاقوت مقوی و ممسک

[illegible]

قیمت فی بکس ۳۰ خوراک سے
محصولڈاک پانچ روپیہ (صہ)

ہر قسم کا طبی مشورہ دواخانہ معدن الادویہ کی مجلس اطباء سے مفت حاصل ہو سکتا ہے صرف جوابی ٹکٹ درکار ہے

فرمائش کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیجئے — منیجر دواخانہ معدن الادویہ گولہ گنج لکھنؤ

فہرست کلاں مفت طلب فرمائیے

نایاب اور بیش بہا تحفہ

[illegible]

[illegible] محصول معاف

حکیم سید لطیف نواب بیت الشفا گیا (بہار)

پری مہک تیل

[illegible]

ملنے کا پتہ آزمائش کیجئے

[illegible]

مختار احمد بجری مرچنٹ موجد

[illegible]

سچا ہمدم و دلی دوست

[illegible]

ویدشاستری جام نگر کاٹھیاواڑ
ایجنٹ اندر چند ایند کو چوک لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۴-۲۵

[illegible]

المشتہر: منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سکہ نیچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سار ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

دودھ گنج کیسری — [illegible] — قیمت

بال سدھا — [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — ال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند لکھنؤ

[illegible]

غذاے روحانی

معدن النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے ہیچ پیچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گرامو فون کیطرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہوچکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تاحال موسیقی کے جزو علمی پر اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم مین مصنف نے

اساتذہ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کر زمانہ حال تک صدہا اساتذہ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دُھر پد اور ہوری کا نقشہ کتاب پر کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خان

میان تان سین کے آخری یادگار تھے صدہا راگ کی دُھرپد اور ہوریان اس کتاب مین اُنسے نقل کیگئی ہین لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر نہ ہون تو کتاب کو پڑھ لینے کے بعد جو کہ نہایت فصاحت سے اہلِ کتاب مین لکھ دیے گئے اسطرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہین جسطرح کہ استاد خود تعلیم دیتا ہو ایک معمولی ہارمونیم یا ستار ہی سے کام نکال سکتے ہین انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایہ نازبھی آپکو اس کتاب مین ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے لاکھون روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصہ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے استادون کا سرمایہ ناز اس مین موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ حصہ اول کی للعہ فی جلد۔ محصول ڈاک ہر حال ذمۂ خریدار۔

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوة کے استعمال کا بہترین زمانہ موسم سرما ہے۔ صفحہ ۱۰ و ۱۱ کے درمیان پشتی پر اشتہار ملاحظہ ہو۔